
LUCKNOW
1929
OUDH PUNCH

توجّہ طلب

(۱) اودھ پنچ میں اپیل کی خبریں نہیں ہوتیں۔ مذہبی جھگڑے نہیں ہوتے۔ بے تہذیب مضامین نہیں ہوتے۔ بے سروپا باتیں اور مسخروں کی طرح ہنسانے کی کوشش نہیں کرتا بلکہ ایک حکیم کی طرح قابل ضحک امور پر خود ہنستا ہے۔ اور دوسرے اس جنسی کی تنقید بھی کرتے ہیں اور کرتے بھی۔ اودھ پنچ صرف مذہبی بشاشت پر قائم اور فضولیات سے بے نیاز ہے۔

(۲) قیمت کی زیادتی پر منہ بنانا ہے۔ مگر کچھ پرچہ پڑھ جائیے اس لئے کہ گوہر و خزف میں فرق ہے۔ کیا انفاسات کی جدت۔ بامحاورہ سلاست، چھپائی صحیح نقل، واقعات اور بنیادی اصلاحات اخلاقی و سیاسی و ادبی پر نظر کیجئے۔ انشاء اللہ سال بھر کے پرچوں میں آپ کو سیکڑوں ایسے جواہر مل جائیں گے جن کا ثانی کسی دوسرے خزانے میں نہ ملے گا۔

منیجر کی نہایت ضروری گزارش

قواعد و ضوابط

(۱) اُجرت اشتہارات اور قیمت اودھ پنچ بہرحال پیشگی لی جاتی ہے۔

(۲) شاگردانِ مدارس کے ساتھ بشرط تصدیق ہیڈ ماسٹر یا پرنسپل بصورت سالانہ قیمت میں ایک روپیہ کی رعایت کی جائے گی یعنی چار روپیہ (للعہ) سالانہ قیمت لی جائے گی۔ یہ ضروری شرط ہے۔

(۳) قیمت اودھ پنچ کا وی پی نہیں بھیجا جاتا اس وجہ سے کہ ڈاک کے علاوہ وی پی بھیجنے میں خرچ زیادہ ہوتا ہے۔

(۴) خریداروں کو معلوم رہنا چاہیے کہ اودھ پنچ ایک مشہور ظریف پرچہ ہے اور مدتوں سے ملک کی خدمت کر رہا ہے۔ نمونہ کے طور پر ایک پرچہ دیکھنے سے اُس کی تمام خوبیاں ناظرین دریافت نہیں کر سکتے۔ ہر ایک نمبر میں نئے مضامین ہوتے ہیں۔ ممکن ہے کہ جو پرچہ نمونہ کا آپ کو ملے اس میں آپ کے مذاق کے مضامین نہ ہوں۔ اور دوسرے پرچے میں آپ کے حسب خواہش مضامین ہوں۔ لہٰذا بہتر ہے کہ آپ امتحاناً تین ماہ کے واسطے خریدار بنیں۔ اگر اس پرچہ کے مضامین آپ کے منشا و مطلب اور مذاق کے مطابق معلوم ہوں تو چھ ہفتہ کے اندر صرف تین روپیہ بھیج کر آپ مدت خریداری کو ایک سال تک بڑھا سکتے ہیں۔ ورنہ ناچیز شاد بسلامت۔ ہندوستان بھر میں ایک مشہور یکتا و یگانہ پرچہ کا نمونہ طلب کرنا ہی فضول ہے۔

(۵) طالبان مفت اگر اپنی جیب پر قیمت کا بار نہیں ڈال سکتے تو انہیں لازم ہے کہ چھ سالانہ خریداروں سے قیمت بھجوائیں اور اس طرح اپنے نام ایک سال کے لئے اودھ پنچ بلا قیمت جاری کرالیں۔ ورنہ دام و درم نہیں تو قدردانی کی کشش سے فائدہ اٹھائیں۔ مذہب یا خانہ داری یا یتیمی کا واسطہ دلانا خلاف حمیت ہے۔

(۶) یہ تو ہم کہہ نہیں سکتے کہ ڈاکیے صاحب ڈاکو ہیں۔ یہاں سے ہم پرچہ روانہ کرتے ہیں اور راستے ہی میں گاؤ خپ ہو جاتا ہے لیکن یہ مشاہدہ ہے کہ ہر نمبر کے اشاعت کے عقب میں پانچ چار شکایت نامے منیجر کے نام ضرور آتے ہیں۔ ہر ایک کاپی کے ساتھ ہزاروں خریداروں کے ورق الٹنے پر بیان منیجر خود نہیں پہنچ سکتا اور پرچہ گم ہونے کی عادت ہے پس اس عادت کا علاج یہی ہے کہ گم شدہ نمبر دوبارہ طلب کیا جائے۔ پرچہ کی اشاعت سے غرض یہی ہے کہ آپ حضرات ملاحظہ فرمائیں ناخوش کرنا مقصود نہیں ہے۔ لہٰذا عمداً تساہل نہیں ہوتا۔

(۷) میعاد خریداری ختم ہونے سے ایک ہفتہ قبل دفتر سے اطلاعی خط روانہ ہوتا ہے اگر اس کا جواب نہ آیا یا دو ہفتہ تک طلبی اور زر بھیجی نہیں کی جاتی پرچہ بند کر دیا جاتا ہے۔ لہٰذا جن کو خریداری منظور ہو فوراً اطلاعی عریضہ کا جواب ملنا چاہیے جس کی روانگی کی رسید ڈاکخانے سے حاصل کر لی جاتی ہے۔

(۸) جن خط و کتابت و اطلاعات کے لفافے پر منیجر اودھ پنچ کا نام نہیں ہے ان کے متعلق جلد خط و کتابت مشتہر کے نام ہونی چاہیے۔

(۹) جو مضامین اودھ پنچ کی حکمت عملی پالیسی کے مطابق نہ ہوں گے وہ شائع نہ ہوں گے اور ان کی واپسی پر بھی ہم مجبور نہیں ہیں۔

(۱۰) مضامین صاف خط میں کاغذ کے ایک ہی جانب پر لکھے جائیں۔ مذہبی اور ذاتی حیثیت سے کسی شخص یا قوم کی تضحیک ان میں نہ ہو۔ فقط

نوٹ

جو حضرات خریدار ہیں انہیں خطوط اور منی آرڈر میں نمبر خریداری ضرور لکھنا چاہیے جو کہ اُن کے نام کی چٹ پر لکھا ہوا ہوتا ہے۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

جلد ۵۴ نمبر ۲

مضامین

۱۳ جنوری سنہ ۱۹۲۹ء

تاریخی غزل

ساقی بہوش ہو بادہ کش آیا سال نو
آج تک دنیا نے دیکھا ہی نہیں ایسا سال نو

کانگریس والوں کو بھی اہتمام ہے حکومت
خوب ذی عقل کو بھی دکھلا دیا سال نو

بارش تیر نفاق و دشمنی ہے ہر طرف
ابر غم بن کر سر پر آج چھایا سال نو

... چھپا رکھی ہے زیر خاک بھی جس طرح
یوں خلق کو آ کے چھپایا سال نو

شام سے اس بادہ کا بس منتظر تھا صبح تک
وہ آیا سامنے کہ ہم آیا سال نو

گشت دہن کا پس جگہ جگہ سب خبر گرا
پہنچ کر سب جب آیا سال نو

بادہ گلرنگ پیتے تھے جو پچھلے سال تک
مگر شاید ان کو خون کا لہو پلایا سال نو

ذکر کیا جیروں کا جواب ہو گئے ہیں دل سیاہ
خلق کو تیری سیاہی نے دکھایا سال نو

آئے ہی اور بھر کر گیا دنیا سے وہ
یہ وہ غم دیکھے کبھی نہ پایا سال نو

سال جنگی کا ہے کمی پر جنگ ہے بہت
گھاس کا کمی تو نے اکثر ہی کھلایا سال نو

جرم ہی ہے سخ جالعں میں بلا کی ٹھنڈ ہے
آتے ہی آیا غضب سب کو ستایا سال نو

انقلاب دہر کی تاریخ ہے دکھلا یہ خوب
دعوی ہے تا وہ پیام قدر لایا سال نو

۲۹ جنوری ۱۹

ولہ ایضاً

یہ دن کے کہیں نہ دل کا چاٹ ہو جائے
وہ کہہ رہے ہیں کہ کاروبار ہاٹ ہو جائے

کنار گنگ نہانے کو جا رہا ہے وہ بت
وہ فرق خرم سے پانی کا گھاٹ ہو جائے

وہ نیم صورت جو ذرا ہو دشمن بے تو
عیاں جو تیغ دو پیکر کا کاٹ ہو جائے

پہ کا ہاتھ حسن کے دو ہاتھ میں مثل قربان کوئی
پھر جواب کے تیر سے بولا ہاٹ ہو جائے

پسے نہ ایک بھی گیہوں دل یکے وہ ولی
جو ایک بھی چکی کا پاٹ ہو جائے

الٰہی چاہے کشتی کی آ گیا طوفاں
نہاں نظر سے وہ دریا کا گھاٹ ہو جائے

لے جو چاہے بھی وہ دکھا تو پھر کے جھوٹے
پسند کا شوق زباں کو چاٹ ہو جائے

دیگر

خلق وہ دنا ہے جو تری رنجش بیجا ہے
آنکھیں نہ اس سے پھیر و مشتاق دید ہے

تحفۂ رہ گوش ان سے مصیبت کی داستاں
ہیں وہ فقرہ میں ملاقات گفت و شنید ہے

آنکھیں لگی ہوئی ہیں ترے انتظار میں
بیمار ہجر کو یہ غضب خوف وعید ہے

تیری گلی کا کرم ہو گیا ہے جس کو دے
ان کے لیے سفر میں عذاب شدید ہے

اب کے غریب یار میں نے حلق ان کا پیٹا
لذت میں ہو سوالب دلیہ مزید ہے

دل میں ما ہے جیسے دکھا گئے شر کر کر
سیلاب کیں ہے آنکھ گر آج عید ہے

جو دین کا عدو تھا کیا تم نے اس کا قتل
کافر کو کیوں کہوں کہ مگر شہید ہے

کرنے کا دم فخر نہیں شیخ پر کبھی
سنگ رقم حول ہے کیسا حدید ہے

دکھلا دو تو ہم جو زمین قدیم ہے
لیکن یہ کہہ رہے ہیں کہ وہ دور جدید ہے

دکھا گیا دوری ارزشا کہنہ

تحائف سال نو

(۱) تاریخ انگلستان یعنی مسٹر بکلے کی انگلش ہسٹری کا اردو ترجمہ جو لکھنؤ کی ایک کمپنی لکھنؤ کے اہتمام سے شائع ہوا ہے۔ لکھائی چھپائی کاغذ کے اعتبار سے تو بہت خاصا ہے مگر مطالب ایسے گنجلک اور طرفہ ہیں جیسے کسی تھیٹر کے اشتہار میں آپ نے قصہ کا خلاصہ دیکھا ہو۔

یہ سیکھا ہیں راہ مہندر کا آنا اور پھر راج ہی کا گانا۔ اول درجہ کا سیر ہی کی جگہ کا اور تمام کا کوئی میں قید ہوا مسٹر بیکی کا جو کن ہیں کہ آئے تا اور کالے درجہ کا سلام کرنا۔ تمام کا کیسے سے پھر شاہ اور مسٹر بیکی کا آنا جانا۔ دوسرا شاہ آخر ہی کا کہنا کا نظر آنا۔ گلیم گروش جہان کا تماشہ دیکھی کتاب ہے

بظاہر یہ کتاب شاگردان مدارس کے لیے لکھی گئی ہے گو ساتھ جب تک تھیٹر کے ایکٹر کی طرح اسٹیج پر کھڑے ہو کے نقل شدہ کتابیں یا کسی بڑی اور مفصل تاریخ سے واقف نہیں اس وقت تک اردو کے طالب علم اس سے فائدہ اٹھا نہیں سکتے بہت مختلف لوگوں کے نام کہا جاتا ہے اور یہ نہیں بتایا کہ یہ قومیں کون تھیں کہاں تھیں کیسے ہوئی ہیں کون سی تو میں موجود ہیں کس قدر ملی جلی کی ان میں سے دوسری قوموں سے مخلوط ہو کے نیا نام پایا اور مسیح ہونے کے بعد ان کا لقب کیا ہے ترتیب الجمل یا بھول کا پہلا تاج پہنا چار سو برس کے عرصوں کا ہم سکتا ہے اور ہر قوم بجائے خود کسی حکومت بنی ہے جو نقش تربیت والی اور کا کن کا مذہب کے بارہ میں گے اور اصول میں اتحاد اور اتفاق یا نیا۔ طلباء کے لیے جو کتاب لکھی جائے اس میں سب سے مقدم تعریفات اور مبادی ہیں کہ بغیر ان کے اجمالی علم نفس مطلب پر ذہن منتقل نہیں ہو سکتا۔ غالباً اس موضوع پر فاضل مترجم مسٹر سالک رام صاحب ایم اے بی اس سی کا قصور نہیں ہے انہوں نے مصنف کی پیروی کی ہے۔ اور مصنف نے کتاب کی تالیف انگلستانی طلباء کے لیے کیا تھا جو آئی ہی ہے وطن کے حالات بوجہ فطرت سے بہرہ آواقف کر دیے جاتے ہیں۔ شاید ہند کے لیے یا تو وہ کتاب ترجمہ کسی سلسلہ کا یا صرف صاحب تعلیم کے مفروضہ سے ناواقف اور تدوین تاریخ کے فن سے کورے ہیں۔

کتاب کے پہلے باب میں آپ سترھویں صدی عیسوی تک
سانویں ... صدی کے حالات ... ہونے
جب ... ہندوستان کا ایک ایک سے ... دکھایا گیا
ہے۔ اور طالب علم کی طبیعت کو ... لگایا ہو کر
کوئی ... باقی نہیں رہی۔ حالانکہ ... بالکل
زیادہ دلچسپ کوئی مضمون نہیں ہوتا ... ہم کی
بات ... طالب علم کبھی ... ایک
اور اگر ... کے ساتھ ... تعلیم کی
... ایک ہم کے ساتھ
اسکا ... انگریزی ... ہے۔ اس کا پہلا ہے
کہ ... کتاب ... اس کتاب
میں ... صاحب ...
... تفصیل ہے اور ...
... کے وجوہ ... کافی ... کے لیا
... انگریزوں کی ... قوم ...
... شخصیت کو ... کرنے ... کی ...
جہاں ... قوم ہندوستانی کو ... ہمارا
خیال ہے کہ ... ساتھ ...
صاحب ... ایک ... لیتے ہیں مگر ...
... ہے۔ ... لکھے ...
میں ... لوگوں نے ... چالی ......
... اپنے پاس ... رکھنا ...
... سوالات کرتے ہیں ... مصنف صاحب کی
... کرے ... کی
فائدہ حاصل کرنا ہے اس سے محروم ہو جاتے ...
ہندوستان میں اس ... قوم ...

لفافہ میں بند سوالوں کا جواب

آپ ... سال ... تعلیم ...
... کے متعلق ...
جواب ... کے ساتھ ...
... ہیں۔ ...
ہو گا۔ لفافہ پر ... کا وقت اور پتہ صاف لکھو۔
... حاصل کرو
...

اسکی جہاں بھی ... دیکھے جا سکے۔
... کے تکمیل ... وقت ...
... لڑکوں کی ...
... روپیہ ... دیکھے جاؤ۔

(۶) سلطنت ہند اور انگلستان۔ ہندوستانی
جغرافیہ کی کتاب ہے جو ... ایم اے ...
بی ... ایم اے ...
... ہے۔ ...
... ایک ... ہے۔ کتاب

... طب

[illegible]

اطلاع

[illegible]

مہر عدالت

اچھی ... نہیں۔ ...
... کی ...
... ہیں
... کتاب کا ... ہے ...
... کی کتاب ہے۔ ... قیمت ہے
... اس سے ... ہیں مگر ...
... سے ... ہے۔
(۷) ... ہے
(۸) ... اخباری کاغذ

... صاحب ...

سمن بجرض انفصال مقدمہ

مقدمہ نمبر ... ۱۹۳۳ء

[illegible]

اطلاع

[illegible]

بحکم عدالت

مہر عدالت

ایسے رسائل جو ادبی یعنی بڑا نفع بھی کر جن میں برعکس گہرا ہو سنجیدہ مطالب کرتے ہیں۔ سادہ زندگی کے خیال سے ہم نے بھی ہم چشمہ قدیم جدید صاحب کا نام لینا پسند نہیں کرتے۔

طہران میں ناصر الدین شاہ قاچار کا ایک مجسمہ نصب کیا گیا۔ اسی طرح گھوڑے پر سواری کی حالت میں نہایت اہتمام سے تیار کیا گیا جس طرح ہمارے پرانے حمران اور دیا شاہ جہاں کے جدید و لندن میں ڈیوک بکلر صاحب کا مجسمہ قیصر باغ میں سر راہ استادہ ہے۔ حضرت شاہ انتہائے ادب سے کھڑے ہیں کسوئی سر پر رکھے مونچھوں پر تاؤ دیے گھوڑے کی پشت میں جڑے ہوئے ہیں۔ ایک دلی خواہ قزا باغی کی نظر جب پہلی مرتبہ اس آہنی بت پر پڑی تو بیتحاشا رونے لگا اور کہنے لگا۔

اے بہ دور گذشتہ ای آنکه بر حدت ایران مدت
کردہ۔ آیا سود مند جست رسانیدہ آیا عهد
بسیار گھچھ راہ پرورش جان سپاہ از فتح کردہ۔
آیا حصار شیخے سازد وطن ورن بچہ جست آمدہ۔
یا ماہ و سعادت براے ہیرو طنان خود پیدا کردہ۔
یا پرستش خانواده کرده کہ نتائج عمرہ دیدہ و طن سی
وشیخ شدہ باشد۔ یا سبب فتح علم و بدبختی از
ہیرو طنان تو گردیدہ باشد۔ آیا ادیب کامل
بودہ کہ تر انتہا ملک از تو بیادگار عمل سے نو
ہمارے پیدا کند۔ آیا کیسے کامل کہ نتائج
حکمت وتجارب تو بر زمانہ زار و دطن نو بست مانده
مردگار خو چیزے بگو کہ من ترا فراد ابیں کردہ
فرو دیار بہ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔ ای نہیار

یہ مجسمہ حضرت شاہ نے خود اپنے عظیم الشان یادگار دولت پسندی کے طور پر اپنی جیب خاص سے تیار کرایا تھا۔

ہمارے دوستوں نے بھی بصورت خاص نمبر اپنے خاص و تصاویر کی تیاری میں وہی مصلحت ملحوظ رکھی ہے جو حضرت شاہ نے بمقتضائے دانشمندی اپنے مجسمہ کی تیاری میں ملحوظ رکھی تھی۔

ان پر اگر میں عقدہ ہیچ پر نقد تانی کے سوا اور کیا کہہ سکتا ہوں

اب وہ حکمت کا خانہ مشکل سے نظر آتا ہے جس کی تشریح ہونے سے پیشتر جسں کا جہاں کے مضامین پر تبصرہ ازیں کا وہم اور انتظار اور مضمون نگاروں کا جناب اڈیٹر صاحب کی شان میں تعریفی تحریر و مکمل نہ تھا۔ اور اس طرح ایک خاص نمبر کا وجود میں آنا ہمیں کچھ پسند نہیں۔ اپنے ہم عصر جرائد و رسائل کے مناسب ہی سمجھتے کسی نہ کسی بہانے ادبی یادگار کے طور پر خاص نمبر نکالنے یا اسی قسم کے مضامین اور طول دیکر یہ بھی تحقیق نہ ہو سکا۔ بہرحال اب یہ لکھنا ہے لیکن مقصد کے مبارک و مسعود ہونے کی وجہ سے ہم ان کا گرم جوشی کے ساتھ استقبال کرتے ہیں۔ آج کل یہ عام دستور ہے کہ ترجیح فضول نہیں۔ سردست ہم ..... کو ناصر الدین شاہ یا ہندوستانی راج کی ایک خلاقی خیال کرتے ہیں جنہیں اپنی صورت سے بیحد دلبستگی ہے۔ حال ہی میں مصور بادشاہ انگلستان کے اس بند مرقع نیم سالانہ تمثال کا دو صورتوں کی ترتیب سمیت شائع کیا گیا۔ ناصر الدین مر گئے وہ خود ستا تھے اور شاعروں نے ان کا دماغ خراب کر دیا تھا۔ قدیم طرز کے بادشاہ اپنے عکس کے خدمتگار ہوتے تھے۔ ہمارا ان کا بھی خیال بعینہٖ یہی ہے

حسنِ شمائل آئینہ ہی میں ان کو بہا یا
جو دیکھیں ہم بھی خود نمائیاں دیکھیں

پس یہ خواہش کر کے

جیسی صورت ہمری ویسی ہی تصویر بھی ہو

دیا ہر زندگی کی خبر کی نگاہ میں بن جاتا ہے کہ حسن شباب کی تصاویر رہے کیا نہیں۔ سردست ہم ..... بادشاہ جنت مکانی آخر ایسا کا خمیر از کار کم کرتے تھے۔ اس لئے گھسنے والوں کی ..... کا مرزا گروہی سے کیوں تباہ کرتے ہو۔ اور یہ بھی آپ

خوشنما کیلنڈر

آپ کی خیافت طبع کے لئے ..... سال ۱۹۲۲ء کا ..... نہایت خوش وضع اور ..... آپ تلاش کیجئے ..... اور اسے آپ کی زینت ہو ..... ایک ..... تو ..... حسن ..... جس کو ..... نظر بھی ..... حدید دعاکے ٹکٹ بھیج کر ..... طلب کریں

الشـ
حافظ عبد الکریم محلہ کھورا لاوہ خیر گرث
ضلع بجنور یو۔ پی

تعریفیں کرکے آخر کون سا نامہ خاص نکالنگے سے شائع ہو روز کی گفتگو نہ کی نذر جیوتو صاحب
.... کے پاس

(۵) تعریف علم حساب ..... ورودم۔ ہمارے شہر کے ایک شخص کہ صاحب ذوق اور خوش دل ہیں ..... صاحب نے ..... کی تعلیم کے لئے ..... کتابیں تصنیف کی ہیں۔ اپ صاحب اس بات سے واقف ہیں کہ جو شخص تکمیل کے لئے تعلیم حاصل کرتے ہیں وہ مقصد تک پہونچتی ہے کہ دنیا ..... اور فراموشی سے محفوظ رہتی ہے اسلئے جو علوم ذہن کی ..... دینا چاہئے تاکہ شوق بڑھے اور ذوق پیدا ہو درحقیقت انھوں نے ذہنی ترقی کی صحیح ..... دریافت کر لی ہے۔ ان لوگوں کی حالت میں کوئی شبہ نہیں جو پیدا ہوتے ہی بچہ بچہ کے لئے ..... کا حصہ تجویز کر دیتے ہیں اور فطرت کے مقتضیات کی پروا نہیں کرتے۔ وہ یہ ..... کیا جاتا ہیں کہ ..... بچوں کے ساتھ ..... ہی کے ..... پیدا کر دیتا ہے۔ جو شعور میں ..... دماغی ..... کا روح فرسا نقش اگر بچوں کے دل پر بیٹھ جاتا اور ..... مناسب کے ..... محبت پیدا کرنے کا ذوق و شوق سے ..... ایمان ..... کی اس ..... میں تاثر ..... ہے۔ ان کے ..... ہو جانے کے ..... ہو جائیگا۔ ..... اپنی آبادی کے ..... پیدا کئے گئے ہیں اسے ویران چھوڑ دیا۔

..... کے طریقوں میں سے ..... مناسب ..... صرف تمثیل کا طریقہ ہے جسے باصطلاح منطق ..... کہتے ہیں۔ ..... ایک جزئی سے دوسرے جزئی کی طرف منتقل ہوتا ہے۔ ..... جزئی حقیقی ..... نقل ..... کی جان اور کلام کی روح ہے۔ ..... قضایا جزئیات کی طرف انتقال ذہنی کے بغیر ترقی محال ہے۔ بچہ کا ذہن ..... کسی کتابی تعلیم میں ..... جزئیات سے کلیات کا حصر کرنے لگتا ہے۔ ..... انسانی کمال و تعلیم کا اصلی مقصود ہے کہ ..... کو استقراء کامل کی مشق ہو جائے استقراء ..... ہے اور ..... پر موقوف ہے۔

خط و کتابت کے ..... جہان نو ..... لکھنؤ .....

زنگار، جمرہ اور پاسمار رنگ ہے اسکے بنانے اور فروخت کرنے والے حافظ سید محمد رفیع تاجر گوشہ دوسر کے سنبتیا باغ لکھنؤ ہیں۔

جس میں فن سپاہ گری اور [illegible] کو
[illegible] کے مسئلے جب [illegible] گاڑی کے
ساتھ شامل ہو کے تابع ہو جاتے ہیں اسی طرح
یہ بھی [illegible] کی گردش سے [illegible] گردش سمجھ لیتا ہے اور
آسانی کے ساتھ سمجھ لیتا ہے۔

گزشتہ سال کا سارا واقعہ ہے کہ جب [illegible]
کے ماتحت حقیقی [illegible] کو [illegible]
کی قسمتوں کی گردش لے کے [illegible]
اطفال کے گنگوں اور فضاؤں میں [illegible]
[illegible] کا استقبال کیا [illegible]
[illegible]
[illegible] منتہیٰ ہوئی تھی [illegible]
کی [illegible] کے بعد [illegible]
[illegible] کر لیا۔ [illegible]
[illegible]
[illegible] صاحب کے
[illegible]
[illegible] صاحب [illegible] صاحب نے
[illegible] صاحب کی
[illegible] کسی نے پوچھا
[illegible] صاحب [illegible]
[illegible]
[illegible] کیا [illegible]

بہرحال [illegible] صاحب کی [illegible]
[illegible] سے زیادہ ہے [illegible]
[illegible]
[illegible] مناسب ہے۔ [illegible]
[illegible]
ان [illegible] کے [illegible]
حال آئندہ [illegible]

[illegible] کے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible] ہو جائے گا۔
آپ کی [illegible] عادت [illegible]
نہیں [illegible] اصلاح [illegible]
[illegible] آپ [illegible]
سے [illegible]

[illegible]

نامہ نگار

ساقی نامہ سال ماضی و حال

(از [illegible] ۱۹۲۸ء)

[illegible] ساقی	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible] شاہ	[illegible]

ضروری نوٹس

[illegible]
[illegible]
(۱) [illegible]
[illegible] ۲۵ ، ۲۶ ، ۲۷ جنوری [illegible]
(۲) [illegible]
(۳) [illegible]
شامل ہوں گے۔
(۴) [illegible]
[illegible]
(۵) [illegible]
(۶) [illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]

باقی آئندہ

[illegible]
[illegible] ضروری مضامین کا [illegible]
[illegible] کسی [illegible]

ایڈیٹر

متعلق [illegible] اعلیٰ حضرت [illegible] شاہ افغانستان

[illegible]



بھیں بھیں میں میں

"دونوں کی ضد نے خاک میں ہم کو ملا دیا"

ایک تھا جو اگر مفلس تھا سال بال نحاس بھی افغانستان میں خاک اڑا دی تھی۔ بی بی یہ روٹ ملنے کا گھر نہ ہوانے کی کڑاہی رہتی تھی جو مضر اسلامی ڈونا کے مردوں کی کمائی میں برکت ہے۔ اسکے کی چوروکو دیکھ مرے پالنگ تک سوتے ہیں دو دو ہے۔ ڈھیکی جو دو تین منٹ ہے۔ ایک تم ہو جو خاک تم نے تماشا کیے افغان کی بات گاؤں میں آیا مرکز ہر کس کا کھلاڑی میاں ہوتا ہے کے سامنے دس گز دو دیجاتی سے مرکے بل زمین پر گرا۔ تماشائیوں نے تالیاں بجائیں۔ امیروں نے انعام دیا تحفے عنایت کیے۔ بیوہ ہے کی بو رہے کہا "بیٹا کے باپ آج جو بھی کام تم بھی کرتے تو کچھ تمہارے یہاں بھی روشنی ہو جاتا با دھکے ہو گئی ہو لا ہے شاہ نے پیٹ لنگوٹ کس لیا۔ جاؤ ہم بھی کر دیں گے کیا ہم آدمی نہیں ہیں۔ بیٹا ہاؤ سیر دیکھو۔ اب ہے کو تماشہ میں کھڑا ہو انکی اری نہیں گاؤں بھر بیٹا کے باپ کا تماشہ دیکھنے اکٹھا ہو گیا۔ ڈھول بجی۔ بڑا بجا بیٹا کے باپ اوچھی دیا۔ چونچلے فرش کا۔ شاہ خود دکھانے۔ لنگوٹا کسا ہاتھ دیوار کے آثار پر ٹیک کے جو سر اوپر تشریف لائے تو بیٹا کی ماں ہو گئیں بیوہ اور بیٹا ہو گئی یتیم۔ زمین شریفی میں سرے بازی لے گئی۔ منہ لٹکے ہیں اور گلا بیٹھنے کی صندوق میں پیوست۔ چلے تھے آدمی اب ہو گئے کیکڑے (سوال)۔

دیکھا تم نے ؟ جو کوئی دوسروں کے ناخن پر آکے اپنی طاقت سے باہر قدم رکھتا ہے اسکا یہی حشر ہوتا ہے۔ جس وقت تم نے بمبئی میں ملاؤں کے خلاف اپنی زبان کھولی تھی بی بی کا کلو کھولا تھا سواد ادیب نے اسی وقت کہا تھا خدا خیر کرے شاہ آدمی سے کیکڑا بنے جاتا ہے۔ لیکن نہ رہے ہیں۔ پھر تمہاری بی بی کی نامہذب تصویریں جب گھر گھر اخباری کاغذوں میں فوٹو کے ساتھ چھپیں اور میاں کے سوئے امیر پرست خوشامد خود سے عوام کے ٹکڑوں سے پیٹ پالنے والے زمینداروں کے غلام بے دام اخبار نویسوں نے جھوٹ کے پل خوشامد کے نام باندھے شروع کیے کہ حضور نے غضب ڈھایا۔ دنیا اس

سیح ترقی کے آثار دیکھ کے انگشت بدنداں ہے جو ایک وحشی قوم کے بادشاہ سے رفتہ رفتہ ظاہر ہوئے۔ دیکھیے تو افغانستان ایک ہی سال میں جاپان ہو جائے گا۔ (تم ہارا ان الشرقان) ؟

اسی وقت سے جنونی کا اول دورہ کر رہا ہے اب علامت آئی۔ تھوڑے ہی دنوں کے بعد مزاج اڑی کر افغانستان میں حریفوں نے یہ تصویریں تقسیم کیں۔ ملا جی ناراض ہو گئے چاہیے کے نقصان پہنچا جائے گیا اعلیحضرت شاہ تہذیب کا گورس چوتک کے سبب جلا مواجہت زدہ سے دلی ہو گئے ہے انکے بعد قوم دولت کی طرف چلے بیٹے دلی سے پھر گئے۔ سکھوں کے سرے بگڑی ملاؤں کے منہ سے واہی نازوں کے چہرے سے نقاب نوجی نوجوان لڑکیوں کی کیسے عوام زادہ کی تعلیم سے سب کا دور اور عورت عزت مشتعلانی کورٹ شپ کا سبق پڑھنے بھیجی گئی۔ یہ رہیں بیٹا جی تمام کھنچ رہے ہیں اور دیکھو تہذیب امیر دیکھو رضا اور جبر کے ساتھ تہذیب پھیلانے کی خبریں مشہور ہوئیں جو بھی خبر آوی انکے زبردستان کے افغانی فضل نے کثرت سے مشہور ہے۔ صبر کرو۔ کوئی ظلم نہیں ہوا سکا نے خود ہی قرار پنجشل استعفیٰ دے دی۔ یہ دو عرض ہے جس کا جی چاہے کرے جس کا جی چاہے ہٹ مکٹ کر بھرے۔ اعلیٰحضرت نہایت سادہ مزاج اور ہم جنکے خبر میں داخل ہے۔ وہ بڑی سختی کے ساتھ چاہتے ہیں مذہب والے مردوں کو آزادی کا عادی بنا دینا چاہیے مگر اس کا یہ مطلب نہیں کہ خدا نخواستہ اعلیٰحضرت ظالم ہیں۔ آپ حضرت بازاری وغیرہ کا اشتہارنہ کھیے۔ جو کچھ کیجیے تم سنبھال کے کیجیے۔ اس وقت سے کیا ہو رہی ہے۔ کیا تم نشک ہاتھی ہو کابل کی نشانیوں کی کیا چال ہو رہا ہے۔ کی اس جنونی مزدور دماغ کی طرف دیکھ سکیں۔ ابھی کچھ اور انہی لیڈروں نے غم اٹھایا ہے ان کے کان اور ڈنڈے چاہیں گے جلال آباد بھی محفوظ ہے اور اب سے کابل کا فتح ہی نہیں ہوا۔ براہ عنایت قلم کی دوڑ میں اعتدال فرمائیے۔ کچھ دیکھ پشیمانی ہو۔ جلال آباد کا کابل سے بہت دور ہے وہاں بھیجے نہیں گرتی لہٰذا یہ خبر غلط ہے کہ بربادی

کے دوران میں جاپانیوں نے سرگرمی دکھائی۔۔۔۔۔ یہ آخروہ تمام خبریں سچ نکلیں۔

آغاجان! وہ لوگ بھی بڑے سر کے گاؤدی اور پرلے سرے کے جاہل ہیں جو انگریزوں کو کابلی تنہ و فساد کا بانی سمجھتے ہیں۔ تمہارے دو پڑوسی ہیں ایک انگریز۔ دوسرے روسی۔ اس وقت اگر کسی نئے فتنے کے بانی ہونے کی ضرورت نہیں سمجھے جبکہ خود ان کی جو کچھ ہے وہ بھی چوپٹ کر رہے ہیں جین میں سرگرمیاں کی گئی ہیں بڑی گروہ میں بندھ میں وہ کو ششن کیے جاتے ہیں کہ کسی طرح بم پڑا اور گمرا ہ بیرکی شکایت ہو تو چمن میں پہنچنے کے قابل نہیں رہے دیکھیں۔ وہ پیر بھی عراق میں پھیلا ہوا ہے کچھ جا رہا ہے۔ کچھ ٹوٹتے ہیں۔ خود انگلستان میں خونریزی کے خلاف زبردست تحریکیں جاری کر رہے ہیں۔ بے چارے ایسی حالت میں سرحد پر شیخ سے کی کڑا ہی کون چڑھا سکتا ہے۔ کابل کی بغاوت ہرگز ہرگز انگریزوں کو نہیں پہنچتی ہاں اگر ہو سکتا ہے تو روسیوں کو جنہوں نے چین میں پہلے گروہ بندی کرائی پھر اپنے خیالات کے حامیوں کو دوسرے گروہ سے قتل کرا دیا۔ غضب خدا کا۔ ساٹھ ساٹھ ہزار آدمی ایک ایک دن میں ککڑی کی طرح کٹ گئے۔ اب وہی گروہ چین کا تخت بیٹھا ہے یہ جو دو چیزوں کا جو خواہاں ہے گویا اس تدبیر سے روس نے ہندوستان کا ایک مورچہ بنا لیا ہے۔ اب دوسرا مورچہ مقام افغانستان ہے مصلحت سے جو چین کے بارے میں تھی وہ کہ رہی ہیں۔ انگریزوں کے حق میں یہی بہتر ہے کہ وہ کابل میں امن و امان قائم رہنے کی دعا مانگا کرتی ہیں دل کر لی دو کر تھے کے وہ ابھی شاہ کیسے کہیں کابل کے استقلال پر اب ہندوستان کے امن کی بنیادیں قائم ہیں۔ انگریزوں نے تم سے زبردستی صلح نہیں کی تھی تمہاری طاقت بھی کیا تھی جس سے کوئی ڈرتا۔ صلح مصلحت سے تھی۔ اور یہ مصلحت اب بھی باقی ہے۔

لندن کی تصویریں اور تمہارے خیالات کا جو جلا کابل میں روسیوں نے شائع کیا۔ اور اب کابل میں دوبارہ

ہیں بلانے کے واسطے تیار ہے۔

آغا جان تم شاید یورپ کی بیری کو فضول سمجھو؟ سبق نہیں پڑھا جو سلطان صلاح الدین سے [illegible] آنی پہچان لیجیے۔

یہ بھی تمہاری ہی غلطی ہے کہ تم غلامی اور ضعیف خیال میں سے اندازہ کیا اور [illegible] کی نظام کا قیاس کیسا [illegible] نظام پر کر بیٹھے۔

اگر تم ایک گنواری کو ہندوستان کے [illegible] کی کو عقل رہنے کے [illegible] کیا ہوگا؟ [illegible] قالین پر [illegible] ہوئے [illegible] کی [illegible] میں [illegible] کے تیل کے [illegible] آ [illegible] پر [illegible] جب آ [illegible] روشنی [illegible] پر [illegible] غوروں میں کھا جانے کی [illegible] [illegible] بیا کی [illegible] ہیں۔ [illegible] اعلیٰ قسم کی [illegible] کام نہیں گی۔

آغا تم [illegible] اور [illegible] بیچارے [illegible] بلانے کو [illegible] سکتے ہو کہ [illegible] سلطنت چھوڑنے کے بعد [illegible] ہوگی۔ تم نے مصطفیٰ کمال کو اپنا [illegible] لیا اور یہ نہ سمجھے کہ ترکی میں یورپ کے پڑوسی۔ تم جو ہندوستان کے پڑوسی۔ آپ [illegible] میں بہت فرق ہے۔

تمہارے یہاں کے [illegible] اکثر [illegible] کے [illegible] ہیں اور [illegible] نہیں ہیں [illegible] کے شاگرد [illegible] کے [illegible] ہیں۔ [illegible] افغانی [illegible] کا [illegible] اختیار رکھتے ہیں۔ [illegible] کابل کا پایہ تخت [illegible] صحبت سے [illegible] ہو کے تمہارے [illegible] نسبت ابھی [illegible] رکھتا ہے [illegible] جاہل کابل پر کیا قدرت رکھتی ہے؟

تم [illegible] اس [illegible] کے شاگرد [illegible] جس کا قصہ میں نے اوپر بیان کیا۔ آغا جان [illegible] نہیں کہ ایشیائی اور یورپی تہذیب میں [illegible] باپ [illegible] کا [illegible] کر [illegible] یورپ کی پرانی تہذیب کے [illegible] باپ [illegible] کا [illegible] مثل حضرت عیسیٰ [illegible] سے مشہور [illegible] ہیں اس کا

[illegible] بیان کے دیتی ہوں۔

[illegible] کا بادشاہ [illegible] ایک بہت [illegible] [illegible] کے [illegible] فوج کی [illegible] بادشاہ حضرت [illegible] جب [illegible] کے سامنے آیا [illegible] نے [illegible] کے [illegible] کی گردن [illegible] کر [illegible] ایک نہایت حسین اور [illegible] تھی جس کا نام [illegible] تھا [illegible] اور [illegible] تھی۔ [illegible] ہونے کے بعد [illegible] شام میں [illegible] اس کے بعد اس [illegible] حضرت عیسیٰ کی [illegible] [illegible] کو [illegible] ملک [illegible] لیا اور حکومت کرنے لگی۔ اس [illegible] کے [illegible] آتے سامنے [illegible] اور [illegible] کے نیچے [illegible] کھوڑے کے [illegible] جب [illegible] گھیرے [illegible] اور [illegible] شہر [illegible] اور [illegible] کا [illegible] کر دیتی۔ [illegible] نفرت تھی مگر [illegible] حسن کا شہرہ [illegible] کے یہاں [illegible] کا عشق [illegible] آئی [illegible] عشق کا حال بیان کیا [illegible] بہت مناسب ہے [illegible] لگا [illegible] کہ [illegible] نفرت [illegible] ضرور [illegible] باپ کو قتل کیا ہے۔ [illegible] کیسی [illegible] [illegible] ہو [illegible] یہاں عشق [illegible] بیٹھے [illegible] بیچارا [illegible] زیادہ [illegible] ہو گیا [illegible] قسمت [illegible] کے [illegible] کسی [illegible] نہیں [illegible] تمہاری [illegible] میری [illegible] مناسب [illegible] بادشاہ کے [illegible] گفتگو [illegible] کے [illegible] خاص خاص مصاحبوں کی [illegible] اور [illegible] کیا [illegible] اس شخص نے [illegible] برس تک سلطنت کی [illegible] کے [illegible]

کمال [illegible] تصیر [illegible] عشق کی [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] تصیرہ کا [illegible] میں [illegible] جب اگر [illegible] کو [illegible] میں [illegible] تمہاری [illegible] دیکھ [illegible] حضور [illegible] تب [illegible] کہ [illegible] [illegible] [illegible] بادشاہ [illegible] تصیرہ [illegible] تمہاری [illegible] تصیرہ [illegible] سب [illegible] بادشاہ سلامت [illegible] [illegible] ہوسے [illegible] پشت [illegible] دیکھتے [illegible] حضور [illegible] کے [illegible] کے [illegible] نے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] اگر [illegible] کی [illegible] [illegible] [illegible] ول [illegible] گر [illegible] دل [illegible] [illegible] ول کی [illegible] اور [illegible] کی [illegible] گی۔

آغا تم [illegible] ایشیائی [illegible] [illegible] تم [illegible] آغا تمہاری قوم [illegible] [illegible] تمہارے [illegible] قوم کے [illegible]

شرطیہ علاج! شرطیہ علاج!! شرطیہ علاج!!!

سفید بال کی جنگلی دوا [illegible] دام پانچ روپیہ (۵عہ)

دسکھاشی کی اکسیر دوا [illegible] دام پانچ روپیہ (۵عہ)

سفید بال جڑ سے کالا

اگر آپ کے [illegible] بال [illegible] تیل [illegible] بال جڑ سے کالا پیدا ہوگا [illegible] کالا اسلوف۔ [illegible] دام [illegible] (رجسٹرڈ) احتیاط ہو تو شرط لکھا لیں۔

کالا سے گورا [illegible] دام پانچ روپیہ

خونی بواسیر [illegible] دام [illegible] روپیہ [illegible]

بجلی کی گولی [illegible] دام پانچ روپیہ (۵عہ)

طاقت کی دوا [illegible] دام پانچ روپیہ (۵عہ)

پتہ: بجڑی بوٹی میڈیکل ہال لہیری سرائے - دربھنگہ ۲۶

دونوں ہاتھوں سے ہاتھ ملا کر زور سے دو لیجیے

لیکن کدھر

ڈاک خانہ کی طرف

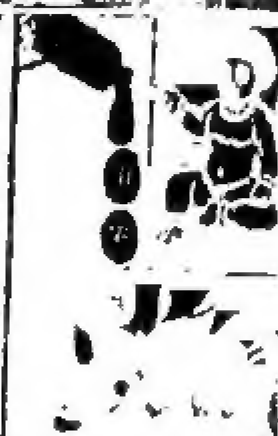
بس سیے

[illegible] ایک کارڈ لکھ کر [illegible] بھیجئے [illegible] ۱۳ صفحہ کی [illegible] مضامین سے [illegible] کتاب [illegible] طلب فرمائیں [illegible] آج تک تقریباً [illegible] تقسیم ہو چکی ہیں۔ دیر کرنے سے [illegible] کا انتظار کرنا پڑے گا

پتہ: [illegible] جام نگر - کاٹھیاواڑ

اگر آپ اپنے بزرگوں سے دریافت کریں گے

[illegible]



بچوں کی حفاظت کا سب سے عمدہ ذریعہ

[illegible]

دادکو جڑ سے فائدہ کرنے والی بے نظیر دوائی

ورد بخ کیسری [illegible]

ملنے کا پتہ: سکھ سنچارک کمپنی متھرا یو۔پی

مجلدات اودھ پنچ [illegible]

[illegible]

المشتہر: منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

غذائے روحانی

معدن النغمات

یعنی

وہ بے نظیر کتاب جس سے فن موسیقی میں گرو ملی

اور

ایک گراموفون کی طرح سروں سے محظوظ کرنے بلکہ گلے کے جملہ حرکات کا مذاق پیدا کرنے کے قواعد سکھاتی ہے

یہ ایک مشہور و معروف کتاب ہے

تاحال موسیقی کے جزو علمی پہلو پر اس سے بہتر کتاب شائع نہیں ہوئی

مصنف نے

اساتذہ فن کے علم سینہ

کو

علم سفینہ بنایا ہے

یعنی

سیاحت ولایت
یعنی
منشی سید تجمل حسین صاحب ظریف لکھنوی
کا
منظوم سفرنامہ عراق
...
الشتہر - منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

[illegible]
...
منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

تان سین کے عہد سے لیکر زمانۂ حال تک صدہا استادان فن کی گائکی اور انکے گلے سے نقل کی ہوئی دھرپد اور ہوری کا نقشہ کتاب میں دیا ہے

استاد محمد علی خاں

میاں تان سین کے آخری یادگار تھے صدہا راگوں کی دھرپد اور ہوریاں اس کتاب میں انکے نقل کی گئی ہیں۔ لطف یہ کہ اگر آپ سر گلے سے ادا کرنے پر قادر ہیں تو کتاب کے رموز سمجھ لینے کے بعد جو کہ نہایت وضاحت سے ابتدائے کتاب میں لکھ دیے گئے اسی طرح ہر ایک راگ کو برت سکتے ہیں جس طرح کہ خود استاد تعلیم دیتا ورنہ ایک معمولی ہارمونیم یا سارنگی سے کام نکال سکتے ہیں انکے علاوہ دیگر مشاہیر کا سرمایۂ ناز بھی آپ کو اس کتاب میں ملیگا فی الحقیقت مصنف نے ہزاروں روپیہ صرف کیا اور ایک عمر کی محنت سے کام لیکے اس کتاب کو مرتب کیا ہے۔ حصہ دوم نہایت مقبول ہوا تمام ہندوستان کے استادوں کا سرمایۂ ناز اس میں موجود ہے۔ قیمت پانچ روپیہ

محصول ڈاک بہرحال ذمۂ خریدار۔

المشتہر منیجر اودھ پنچ لکھنؤ